دعا

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

دعا کے کئی معانی ہیں، اس کا اطلاق عبادت، استغاثہ، اور ندا وغیرہ پر ہوتا ہے۔ دعا کی دو قسمیں ہیں؛ ① دعا مسئلہ، ② دعا عبادت۔

شیخ الاسلام، علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَانِ هُمَا نَوْعَا الدُّعَاءِ ...... وَهُمَا جَمِيعًا مُخْتَصَّانِ بِاللّٰهِ حَقَّانِ لَهُ لَا يَصْلُحَانِ لِغَيْرِهِ بَلْ دُعَاءُ غَيْرِ أَحَدٍ بِالنَّوْعَيْنِ شِرْكٌ.

''دعا کی دو قسمیں ہیں۔...... یہ اللہ کے ساتھ خاص ہیں اور اسی کا حق ہیں، کسی غیر سے دعا جائز نہیں، بلکہ اللہ کے سوا کسی اور سے دونوں میں سے کسی قسم کی دعا کرنا شرک ہے۔''

(بيان تلبيس الجهمية : 538/4)

علامہ شوکانی رحمہ اللہ (۱۲۵۰ھ) لکھتے ہیں:

قَوْلُهُ : الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ، هٰذِهِ الصِّفَةُ الْمُقْتَضِيَةُ لِلْحِصْرِ مِنْ جِهَةِ تَعْرِيفِ الْمُسْنَدِ إِلَيْهِ وَمِنْ جِهَةِ تَعْرِيفِ الْمُسْنَدِ وَمِنْ جِهَةِ ضَمِيرِ الْفَصْلِ تَقْتَضِي أَنَّ الدُّعَاءَ هُوَ أَعْلٰى أَنْوَاعِ

الْعِبَادَةِ وَأَرْفَعُهَا وَأَشْرَفُهَا ...... وَالْآيَةُ الْكَرِيمَةُ قَدْ دَلَّتْ عَلٰى أَنَّ الدُّعَاءَ مِنَ الْعِبَادَةِ فَإِنَّهٗ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى أَمَرَ عِبَادَهٗ أَن يَّدْعُوهُ ثُمَّ قَالَ : ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي﴾ فَأَفَادَ ذٰلِكَ أَنَّ الدُّعَاءَ عِبَادَةٌ وَّأَنَّ تَرْكَ دُعَاءِ الرَّبِّ سُبْحَانَهُ اسْتِكْبَارٌ وَّلَا أَقْبَحَ مِنْ هٰذَا الْإِسْتِكْبَارِ وَكَيْفَ يَسْتَكْبِرُ الْعَبْدُ عَنْ دُعَاءِ مَنْ هُوَ خَالِقٌ لَّهٗ وَرَازِقُهٗ وَمُوْجِدُهٗ مِنَ الْعَدَمِ وَخَالِقُ الْعَالَمِ كُلِهٖ وَرَازِقُهٗ وَمُحْيِيهِ وَمُمِيتُهٗ وَمُثِيبُهٗ وَمُعَاقِبُهٗ فَلَا شَكَّ أَنَّ هٰذَا الْاِسْتِكْبَارَ طَرْفٌ مِّنَ الْجُنُونِ وَشُعْبَةٌ مِنْ كُفْرَانِ النِّعَمِ .

''دعا عبادت ہے۔ یہ صفت ہے اور اس میں حصر ہے۔ کیوں کہ مسند الیہ اور مسند دونوں معرفہ ہیں، اسی طرح ضمیر فصل بھی ساتھ لائی گئی ہے تو اس کا تقاضہ ہے کہ دعا عبادت کی اعلیٰ قسم ہو، ارفع ترین عبادت ہو اور اشرف ترین ہو، آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ دعا عبادت ہے، کیوں کہ اللہ کریم اپنے بندوں کو حکم دیتے ہیں کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے، فرمایا: ''جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں۔'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا عبادت ہے اور دعا ترک کر دینا تکبر کی ایک قسم ہے، اس تکبر سے برا کوئی تکبر نہیں، انسان اس سے دعا کرنے میں تکبر کیسے کر سکتا ہے، جو اس کا خالق ہو، رازق ہو اور اس کو عدم سے وجود میں لانے والا ہو، تمام عالم کا خالق رازق اسے زندہ کرنے والا مارنے والا، عذاب وثواب دینے والا ہو، تو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تکبر

جنون کی ایک قسم ہے اور کفرانِ نعمت کا ایک شعبہ ہے۔''

(تحفة الذّاكرين، ص 33)

ملا علی قاری حنفی (۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں:

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ أَيْ هُوَ الْعِبَادَةُ الْحَقِيقِيَّةُ الَّتِي تَسْتَأْهِلُ أَنْ تُسَمّٰى عِبَادَةً لِّدَلَالَتِهٖ عَلَى الْإِقْبَالِ عَلَى اللّٰهِ، وَالْإِعْرَاضِ عَمَّا سِوَاهُ، بِحَيْثُ لَا يَرْجُو وَلَا يَخَافُ إِلَّا إِيَّاهُ قَائِمًا بِوُجُوبِ الْعُبُودِيَّةِ، مُعْتَرِفًا بِحَقِّ الرُّبُوبِيَّةِ، عَالِمًا بِنِعْمَةِ الْإِيجَادِ، طَالِبًا لِّمَدَدِ الْإِمْدَادِ عَلٰى وَفْقِ الْمُرَادِ، وَتَوْفِيقِ الْإِسْعَادِ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾(غافر: 60)، قِيلَ: اسْتَدَلَّ بِالْآيَةِ عَلٰى أَنَّ الدُّعَاءَ عِبَادَةٌ؛ لِأَنَّهٗ مَأْمُورٌ بِهٖ وَالْمَأْمُورُ بِهٖ عِبَادَةٌ.

''دعا عبادت ہے، یعنی یہ حقیقی عبادت ہے، جو اس بات کی مستحق ہے کہ اس کا نام عبادت رکھا جائے، کیونکہ یہ اللہ کی طرف متوجہ کرتی ہے اور غیر سے منہ موڑتی ہے۔ دعا مانگنے والا نہ تو اللہ کے سوا کسی سے امید رکھتا ہے اور نہ اس کے سوا کسی سے ڈرتا ہے۔ عبادت کو واجب سمجھ کر کھڑا ہوتا ہے، رب العالمین کے حق کا اعتراف کرتا ہے۔ وہ ایجاد کی نعمت کو جانتا ہے اور اللہ کی امداد حسب مراد طلب کرتا ہے اور سعادت کی توفیق مانگتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، ''تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری مدد کروں گا۔'' کہا جاتا ہے کہ اس

آیت سے دعا کے عبادت ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے، کیونکہ دعا کا حکم دیا گیا ہے اور جس چیز کا حکم دیا جائے، وہ عبادت ہوتی ہے۔''

(مِرقاة المَفاتيح : 1527/4)

① اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾(المؤمن : 60)

''تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو، میں تمہاری پکار سنوں گا، جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں، عن قریب جہنم میں داخل ہوں گے۔''

②

﴿فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾(المؤمن : 65)

''اللہ کو پکارو، یوں کہ اس کے لئے دین کو خالص کر کے پکارو۔''

③

﴿فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا﴾(الجن : 18)

''اللہ کے سوا کسی کو مت پکارو۔''

④

﴿قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا﴾(الجن : 20)

''کہہ دیجئے، میں اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی ایک کو شریک نہیں ٹھہراتا۔''

⑤

﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهٗ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ﴾(الأحقاف: 5)

''اس سے بڑا گمراہ کون ہوسکتا ہے، یہ اللہ کے سوا اسے پکارتے ہیں جو قیامت تک ان کو جواب نہیں دے سکتے، وہ تو ان کی دعا سے غافل ہیں۔''

⑥

﴿وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلَهًا آخَرَ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ﴾(القصص: 88)

''اللہ کے سوا کسی اور کو مت پکارو، اس کے سوا کوئی الہ نہیں۔''

⑦

﴿إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَ كُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ﴾

(فاطر: 14)

''اگر تم ان کی پکار کرو، تو وہ تمہاری پکار تک نہیں سن سکتے اور اگر سن لیں تو اس کا جواب نہیں دے سکتے اور قیامت کے دن تمہارے شرک سے انکار کردیں گے اور آپ کو (اللہ) خبیر کی طرح کوئی خبر نہیں دے گا۔''

⑧

﴿وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهٖ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ﴾(الرعد: 14)

’’جو لوگ اللہ کے سوا غیر کو پکارتے ہیں، وہ غیر ان پکارنے والوں کی کوئی دعا قبول نہیں کرتے، مگر اس شخص کی طرح جس نے پانی کی طرف ہتھیلیاں پھیلائیں، تا کہ پانی اس کے منہ تک آ سکے، حالاں کہ وہ پانی اس کے منہ تک نہیں پہنچتا، کافروں کی دعا سراسر بے سود ہے۔‘‘

⑨

﴿وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُونَ﴾
(النحل : 20)

’’جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں، وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے وہ تو خود پیدا کیے گئے ہیں۔‘‘

⑩

﴿إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾(الأعراف : 194)

’’جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، وہ تمہارے ہی جیسے بندے ہیں، ان کو پکارو، اگر تم سچے ہو تو وہ تمہیں جواب دے کر دکھائیں۔‘‘

⑪

﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا﴾(بني إسرائيل : 56)

’’کہہ دیجیے، جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، وہ تم سے تکلیف دور کرنے اور تکلیف پہنچانے کے مالک نہیں ہیں۔‘‘

⑫

﴿وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ﴾(الزخرف: 86)

''جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، وہ شفاعت کے مالک نہیں ہیں۔''

⑬

﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُمْ﴾(سبأ: 22)

''کہہ دیجئے ان خداؤں کو بلالاؤ، جنہیں تم اللہ کے سوا سمجھتے ہو، وہ لوگ تو زمین و آسمان میں ایک ذرے کے مالک بھی نہیں، وہ اس کے اک ذرا شریک نہیں ہیں، اور نہ ان میں سے کوئی اس کا مددگار ہے۔''

⑭

﴿وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ فَلَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ وَكَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا﴾

(بني إسرائيل: 67)

''جب تمہیں سمندر میں تکلیف آتی ہے، تو وہ سارے الہ گم ہو جاتے ہیں، جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہو، پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف نجات دیتا ہے، تو پھر جاتے ہو، انسان ہمیشہ سے ناشکرا ہے۔''

⑮

﴿أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَّتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ﴾(الصّافّات : 125)

''کیا تم بعل کو پکارتے ہو اور سب سے بہترین خالق کو چھوڑ دیتے ہو۔''

⑯

﴿قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ﴾(الزمر : 38)

''کہہ دیجئے کیا آپ دیکھتے نہیں کہ جن لوگوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، اگر اللہ مجھے تکلیف دینے کا ارادہ کر لے تو وہ اللہ کی تکلیف کو ہٹا نہیں سکتے اور اگر مجھ پر رحمت کا ارادہ کر لے تو وہ لوگ اللہ کی رحمت کو روک نہیں سکتے۔''

⑰

﴿وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ﴾ (یونس : 106)

''اللہ کو چھوڑ کر ان کو مت پکاریں، جو نہ تو آپ کو نفع دے سکتے ہیں، نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں، اگر آپ نے ایسا کیا تو آپ ظالموں میں سے ہوں گے۔''

⑱

﴿وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ﴾ (الأعراف : 197)

''جنہیں تم خدا کے سوا پکارتے ہو، وہ تمہاری مدد کی طاقت نہیں رکھتے، نہ خود

اپنی مدد پر قادر ہیں۔''

⑲

﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ﴾(النّمل : 62)

''تو کون ہے، جو لاچار کی دعا قبول کرتا ہے، جب وہ اسے پکارے اور اس کی تکلیف کو دور کر دے؟''

⑳

﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ﴾(الأحقاف : 4)

''کہہ دیجئے، جن لوگوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، مجھے دکھا دو کہ انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے؟''

㉑

﴿وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ﴾

(فاطر : 13)

''جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، ایک کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے مالک بھی نہیں ہیں۔''

㉒

﴿إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ﴾(الحج : 73)

''اللہ کے سوا یہ جن کو پکارتے ہیں، وہ ان کے لئے ایک مکھی تک نہیں بنا سکتے،

بھلے وہ سب اکٹھے ہوکر آ جائیں۔''

۲۳

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّا عِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ﴾

(البقرة: 186)

''جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں، تو میں قریب ہوں، پکارنے والے کی پکار کو قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے، تو مجھ سے مانگیں اور مجھ پر ایمان لائیں، تا کہ وہ ہدایت پالیں۔''

۲۴

﴿قُلْ أَنَدْعُو مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰى أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللّٰهُ﴾(الأنعام:71)

''کہہ دیجئے، کیا ہم اللہ کے سوا ان کو پکاریں، جو نہ ہمیں نفع دے سکتے ہیں، نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور جبکہ اللہ نے ہمیں ہدایت دے دی ہے، پھر سے گمراہی کی طرف لوٹ جائیں۔''

۲۵

﴿تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا﴾

(السّجدة: 16)

''ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں، اپنے رب کو ڈرتے ہوئے اور طمع کرتے ہوئے پکارتے ہیں۔''

﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى﴾(بني إسرائيل : 110)

''کہہ دیجئے ! اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جیسے بھی پکارو گے، اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔''

۲۷۔

﴿إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَّكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ﴾(الأنبياء : 90)

''یہ خیرات میں تیزی کرتے تھے اور ہم کو ڈرتے ہوئے رغبت رکھتے ہوئے پکارتے تھے، یہ ہم سے ڈرنے والے تھے۔''

۲۸۔

﴿حَتّٰى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوا بِهَا جَاءَ تْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَّجَاءَ هُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ فَلَمَّا أَنْجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ﴾(يونس : 22-23)

''جب تم کشتی میں ہوتے ہو، تو وہ تمہیں موافق ہوا کے ساتھ لے کر چل پڑتی ہے، اس سے خوش ہوتے ہو، پھر سخت آندھی چلنے لگتی ہے، ہر ہر جگہ سے موج

ان سے ٹکرانے لگتی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم گھیر لئے گئے، تب وہ اللہ کو مخلص ہو کر پکارنے لگتے ہیں، کہتے ہیں: اللہ اگر تو ہمیں اس سے نجات دے دے تو ہم تیرے شکر گزار بندے بن جائیں گے، تو جب وہ انہیں نجات دے دیتا ہے، وہ اچانک زمین میں سرکشی کرنے لگتے ہیں۔''

۲۹۔

﴿وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِهِ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ﴾

(الزّمر: 8)

''جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے، تو اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہے اور اسے پکارتا ہے، پھر جب رب اس کو اپنی جناب سے کوئی نعمت عطا کر دیتا ہے، تو وہ اس مصیبت کو بھول جاتا ہے جس کی جانب وہ پہلے پکارا کرتا تھا، وہ اللہ کے شریک کھڑے کر لیتا ہے جو اسے راہ راست سے بھٹکا دیتے ہیں، کہہ دیجئے کہ اپنی ناشکری سے تھوڑا فائدہ اٹھالے، یقیناً تو جہنمی ہے۔''

۳۰۔

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾(الفاتحة: 5)

''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔''

احادیث:

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ .

''یقیناً جو اللہ سے سوال نہیں کرتا، اللہ اس پر غضب کرتا ہے۔''

(سنن الترمذي : 3373، وسندهٗ حسنٌ)

② سیدنا جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ الَّذِي إِذَا أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ، وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ، أَنْبَتَهَا لَكَ .

''میں اس اللہ کا رسول ہوں کہ جب آپ کو تکلیف پہنچتی ہے، تو آپ اس کو پکارتے ہیں، پھر وہ آپ سے وہ تکلیف دور کر دیتا ہے، جب آپ پر قحط نازل ہوتا ہے تو آپ اسے پکارتے ہیں، وہ آپ کی قحط سالی دور کر دیتا ہے۔''

(سنن أبي داود : 4084، وسندهٗ صحيحٌ)

③ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهٖ إِذَا رَفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا .

''جب بندہ اللہ کی طرف اپنے دونوں ہاتھ اٹھا لیتا ہے، تو اللہ کو حیا آتی ہے کہ اس کے ہاتھ خالی لوٹا دے۔''

(مسند البزّار : 2510، المعجم الكبير للطّبراني : 6130، المستدرك للحاكم : 535/1، صحيحٌ، وصححه ابن حبان (880)، والحاكم ووافقه الذهبي)

④ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ فرمایا:

أَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ .

''آپ (دعا اور عبادت میں) اللہ کا کوئی شریک بنائیں، حالانکہ اس نے آپ کو پیدا کیا ہے۔''

(صحيح البخاري :6861، صحيح مسلم : 86)

ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

(أَنْ تَدْعُوَ) أَيْ تَجْعَلَ (لِلّٰهِ نِدًّا) بِالْكَسْرِ أَيْ مِثْلًا وَّنَظِيرًا فِي دُعَائِكَ وَعِبَادَتِكَ .

''تدعوا کا معنی ہے: بنانا، ندا نون کے کسرہ کے ساتھ، اس کا معنی نظیر اور مثل ہے۔یعنی اپنی دعا اور عبادت میں کسی کو شریک بنانا۔''

(مِرقاة المَفاتيح :121/1)

⑤ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَيَقُولُ : مَنْ يَّدْعُونِي، فَأَسْتَجِيبَ لَهٗ؟ مَنْ يَّسْأَلُنِي، فَأُعْطِيَهٗ؟ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِي، فَأَغْفِرَ لَهٗ؟

''ہر رات جب آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، تو ہمارا رب آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: کون ہے، جو مجھے پکارے اور میں اس کی پکار کو قبول کروں؟ کون ہے، جو مجھ سے مانگے اور میں اس کی دست گیری کروں؟ کون ہے، جو مجھ سے معافی مانگے اور میں اسے معاف کر دوں؟''

(صحيح البخاري : 1145، صحيح مسلم : 758)

٦ نبی کریم ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ .

''جب آپ سوال کریں، تو اللہ سے کریں اور مانگیں تو اللہ سے مانگیں۔''

(مسند الإمام أحمد :307/1، سنن الترمذي : 2516، وسندهٔ صحيحٌ)

٧ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ .

''دعا عبادت ہے۔''

(سنن أبي داود : 1479، سنن الترمذي : 2969، سنن ابن ماجه : 3828، وسندهٔ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی نے ''حسن صحیح''، امام ابن حبان (۱۸۹۰) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۸۰۲) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانُوا إِذَا رَأَوْا إِنْسَانًا يَّدْعُو بِإِصْبَعَيْهِ ضَرَبُوا إِحْدَاهُمَا، وَقَالُوا : إِنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ .

''صحابہ جب کسی انسان کو دو انگلیوں کے ساتھ پکارتے دیکھتے، تو ایک انگلی پر مارتے، فرماتے: وہ ایک الٰہ ہے۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 8435، وسندهٔ صحيحٌ)

کئی احادیث میں وارد ہے کہ لوگ جب رسول اللہ ﷺ سے دعا کی درخواست کرتے، تو یہی کہتے: اُدْعُ اللّٰهَ (آپ اللہ سے دعا کیجئے!) نبی ﷺ اللہ سے دعا کرتے۔ اسی طرح قرآن کریم میں انبیا علیہم السلام کی دعائیں مذکور ہیں، وہ اپنے رب سے ہی مانگتے

تھے۔مشکل میں اسی کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھتے تھے۔اسی کی پکار کرتے تھے۔دعا اور پکار عبادت ہے۔دونوں اللہ کے ساتھ خاص ہیں، نہ مخلوق سے دعا کرنا جائز ہے، نہ پکار۔